

مسحور کر لیں گے، وہ ختم ہو گیا۔ ہم نے دیکھ لیا کہ ہنرمندی کی کوئی بات پیش کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ لوگ ہنر کو پہچان نہیں سکتے، اس کی قدر نہیں کر سکتے، لہذا ہم ان کے لیے کیا لکھیں؟ اب تو صرف اپنے دل کی تسکین کے لیے کچھ لکھ لیتے ہیں۔

معاشرے کی خیرہ ذوقی پر کتنا بڑا طنز ہے۔

### ۱۔ تمہید:

یہ غزل دہلی اور

اخبار کی اشاعت

بابت ۴۔ جمادی

الاولیٰ ۱۲۶۹ھ مطابق

۱۳۔ فروری ۱۹۵۳ء

میں چھپی تھی۔ تمہید

میں جو عبارت لکھی

گئی تھی، اس کا

مفاد یہ تھا کہ مرزا

نور الدین (نیرہ

سیمان شکوہ) متخلص

بہ شاہی دہلی آئے

اور انہوں نے

شاہی دربار اور

مشاعروں میں شعر

گوئی کے کمالات

دل ہی تو ہے، نہ سنگ و خشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں

روئیں گے ہم ہزار بار، کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

دیر نہیں، حرم نہیں، در نہیں، آستیاں نہیں

بیٹھے ہیں رگزر پہ ہم، کوئی ہمیں اٹھائے کیوں؟

جب وہ جمالِ دل فروز، صورتِ مہر نیم روز

آپ ہی ہوں نظارہ سوز، پردے میں منہ چھپائے کیوں

دشنہ غمزہ جاں ستاں، ناوکِ ناز بے پناہ

تیرا ہی عکس رُخ سہی، سامنے تیرے آئے کیوں؟

قیدِ حیات و بندِ غم، اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟

حُسن اور اس پہ حُسنِ ظن، رہ گئی بواہوس کی شرم

اپنے پہ اعتماد ہے، غیر کو آزمائے کیوں؟